بحضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم !!

بعد از ہزار ہزار درود و صلوات !!

غبارِ رہ سہی، کم ظرف تو نہیں اتنا ، کہ بارگاہِ رسالت مآب تک جاؤں۔

اک آرزو تھی کہ لیکر کہانیاں غم کی ، حریمِ محترم ام الکتاب تک جاؤں

ادھر فضاؤں میں زندہ ہے ساری جادو ، ادھر نہ طور، نہ جلوہ، نہ جستجوئے کلیم!

زمانہ ہنستا ہے مذہب کی بات سنتے ہی ، حضور! آپکا اسلام ہو گیا ہے یتیم!

وہ جن کے ہاتھوں میں طاقت ہے ناخدائی ہے ، وہ چھین لیتے ہیں مجبور کے لبوں سے پکار

صدائے نغمۂ بطحا کو توڑ دیتی ہے ، حرم سرائے ہیں رباب کی حسیں جھنکار

جو آپ اشارے سے مومن ٹوٹ جاتے تھے ، زمانہ پوج رہا ہے انہی خداؤں کو

حضور! جنہیں محبت ہے پارسائی ہے ، وہ پوجنے لگتے ہیں دھرتی کو شاہراہوں کو

حجابِ عصمتِ مریم کی دولتیں لیکر ، سجا رہے ہیں سجادہ، بارگاہوں کو

زمین تنگ ہے مظلوم پر غریبوں پر ، شعور دیجئے ملت کے ناخداؤں کو!

نئے پجاری، نئے بت، نئی خدائی ہے

درِ حرم سے اٹھی ہے نوائے بو لہبی!

گناہگار سہی، لب پہ بات آ ہی گئی

معاف ہو مری آہ و فغاں کی بے ادبی

بحضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم !!

ھد ازھزا ھرا ہ دہہ و صلوات !!

غبارِ رہ ہی سہی، کم ظرف تو نہیں اتنا ، کہ بارگاہِ رسالت مآب تک جاؤں۔

اک آرزو بھی تو لیکر کہانیاں غم کی
حریمِ محرمِ ام الکتاب تک جاؤں

اُدھر فضاؤں میں زندہ ہے ساری یادو
اِدھر نہ طور، نہ جلوہ، نہ جستجوئے کلیم!

زمانہ ہنستا ہے مذہب کی بات سنتے ہی
حضور! آپکا اسلام ہو گیا ہے یتیم!

وہ جن کے ہاتھوں میں طاقت ہے ناخدائی ہے،
وہ چھین لیتے ہیں مجبور کے لبوں سے پکار

صدائے نغمۂ بطحا کو توڑ دیتی ہے
حرم سرائے ہیں باریب کی حسیں جھنکار

جو اک اشارے سے موبن ٹوٹ جاتے تھے
زمانہ پوج رہا ہے انہی خداؤں کو

حضور! جنہیں محبت ہے، پارسائی ہے
وہ پوجے لگتے ہیں دھرتی کو شاہراہوں کو

حجابِ وحدتِ حریم کی دو نیتیں لیکر
سجا رہے ہیں ہوسکار، بارگاہوں کو

زمیں تنگ ہے مظلوم پر غریبوں پر
شعور دیجئے ملت کے ناخداؤں کو!

نئے پجاری، نئے بت، نئی خدائی ہے

درِ حرم سے اٹھی ہے نوائے لو لہی!

گناہگار سہی، لب پہ بات آ جو گئی

معاف ہو مری آہ و فغاں کی بے ادبی

بحضورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم !!

ہدیہ از عزائم عراقی ۲۷؍۳ و صلوات !!

غبارِ رہ سہی، کم ظرف تو نہیں اتنا — کہ بارگاہِ رسالت مآبؐ تک جاؤں
اک آرزو تھی کہ لیکر کتابیں قلم کی — بہ چشمِ نم، ام الکتاب تک جاؤں
اُدھر فضاؤں میں زندہ ہے ساری بادہ — ادھر نہ طور، نہ جلوہ، نہ جنبشِ کلیم!
زمانہ ہنستا ہے مذہب کی بات سنتے ہی — حضورؐ! آپکا اسلام ہو گیا ہے یتیم!

وہ جھکے ہاتھوں میں طاقت ہے ناخدائی کی — وہ چھین لیتے ہیں جو رنگ لبوں سے پیار
صدائے نغمۂ بطحا کو توڑ دیتی ہے — حرم سرائے یثرب کی حسیں جھنکار

جو آپ کے اشارے سے بت ٹوٹ جاتے تھے — زمانہ پوج رہا ہے انہی خداؤں کو
وضو جنھیں محبت ہے، پارسائی ہے — وہ بھول گئے ہیں دھرتی کو شاہراہوں کو
حجابِ وحدتِ حرم کی رونقیں لیکر — سجا رہے ہیں صنم، بارگاہوں کو
زمین تنگ ہے مظلوم پر غریبوں پر — شعور دیجئے ملت کے ناخداؤں کو!

نئے پجاری، نئے بت، نئی خدائی ہے
درِ حرم سے اٹھی ہے ندائے یا الٰہی!
گناہگار سہی، لب پہ بات آ ہی گئی
معاف ہو مری آہ و فغاں کی بے ادبی